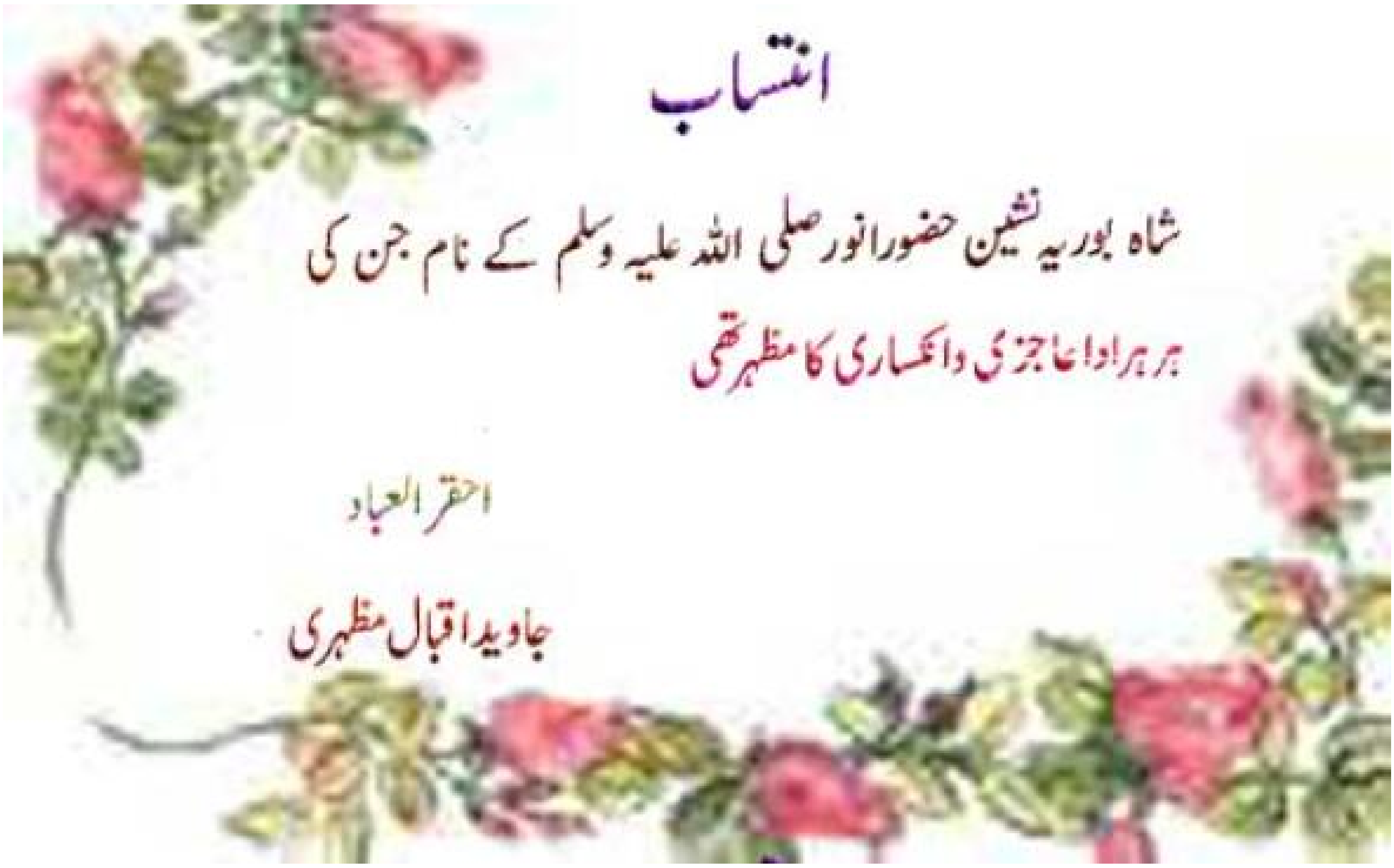
انتساب
شاہ بوریہ نشین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جن کی
ہر ہر ادا عاجزی و انکساری کا مظہر تھی
احقر العباد
جاوید اقبال مظہری

مفتی اعظم کی تواضح و انکساری

(مفتی اعظم ہند شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمہ)

از

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی

فون ۵۸۴۰۳۹۵

حقوق طباعت بحق میاں محمد مظہر مسعود مسعودی و میاں محمد طٰہٰ مسعودی سلمہما اللہ تعالیٰ محفوظ ہیں

۱۔ نام کتاب:۔ .... مفتی اعظم کی تواضع و انکساری

۲۔ مصنف:۔ .... جاوید اقبال مظہری

۳۔ کمپوزنگ:۔ .... سید شعیب افتخار مسعودی،

جیلانی پرنٹ انٹرپرائزز، 0306-2559082

۴۔ اشاعت:۔ .... اول

۵۔ ناشر:۔ .... مظہری پبلی کیشنز

۶۔ طباعت:۔ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

۷۔ تعداد:۔ .... ایک ھزار

۸۔ ہدیہ:۔ .... ۲۰ روپیہ

ملنے کے پتے

۱...... امام ربانی فاؤنڈیشن ، 5A، پلاٹ 7-C، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، خیابان شمشیر، فیز ۵، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی......فون نمبر ۵۸۴۰۳۹۵

۲...... ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی......فون نمبر ۲۳۶۵۱۵۷۔۰۳۰۰

۳......ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عید گاہ، کراچی...... فون ۲۲۱۳۹۷۳

۴......ادارۂ مظہر اسلام، ۶۴/۳، نئی آبادی مجاہدہ آباد، مغلپورہ لاہور۔

۵......ڈاکٹر شیر محمد مسعودی، ۲۶۔اے موتی روڈ، نزد بمبئی زری فیکٹری، لاہور۔۹۴۲۳۱۷۲۔۰۳۰۰

مفتی اعظم کی تواضع وانکساری

(مفتی اعظم ہند شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمہ)

از

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی

فون ۵۸۴۰۳۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

عاجزی و انکساری اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو پسند ہے (القرآن) اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں کمال درجے کی عاجزی تھی...... آپ کا بچھونا بہت سادہ تھا چمڑے میں کھجور کی چھال یہی آپ کی توشک تھی اور یہی گدا...... مجلس میں کسی ممتاز جگہ تشریف فرمانہ ہوتے اور اس انداز سے تشریف فرما ہوتے کہ نگاہ مبارک شرم سے جھکی جھکی ہوتیں، آپ کی طبیعت نرم تھی نہ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ کسی کا عیب بیان فرماتے، اجنبی مسافر کی بدتمیزیوں کو برداشت فرماتے، آپ کی مجلس میں جو بھی حاضر ہوتا اس سے دل دہی اور رغبت سے باتیں فرماتے اور جیسی باتیں ہوتیں خود بھی ان میں شریک ہو جاتے اس کو یہ احساس نہ ہونے دیتے کہ وہ شہنشاہ دو عالم کے سامنے کھڑا ہے، آپ کا ہر وصف آپ کے کمال عاجزی پر دلالت کرتا ہے، آپ کی تواضع و انکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے کپڑے خود صاف کرلیا کرتے تھے، اپنی جوتیاں خود مرمت کرلیا کرتے تھے بکری کا دودھ دوھ لیا کرتے تھے، اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے، آپ جب مجلس شریف میں تشریف لاتے تو صحابہ کو احتراماً کھڑے نہ ہونے دیتے، صحابہ کے ساتھ چلتے تو چلتے چلتے کبھی ان کو آگے کر دیتے، سلام میں خود پہل فرماتے...... آپ کے پاس گھوڑے تھے لیکن آپ خچر پر لمبی سواری فرماتے کہ یہ غریبوں کی سواری ہے...... آپ کبھی فرش پر تشریف فرماتے تو کبھی درخت کے نیچے آرام فرماتے اس انداز سے کہ ہاتھ کا تکیہ اور خاک کا بستر ہوتا تھا آپ شاہ بوریہ

نشین تھے، غرض آپ کی تواضح نہایت ہی عالی شان تھی......

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطان مدینہ

وہ شاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس کے وسیلے سے سارے عالم کو دین و دنیا کے نعمتیں اور خزانے عطا فرمائے گئے، جب اس جہاں سے ظاہری پردہ فرمانے والے تھے تو آپ اپنی عاجزی و انکساری اور تواضح کی انتہا پر تھے اس روح پرور منظر کو واقفِ اسرار خفی وجلی مجدد ملت محبوب رب ودود عاشقِ شاہ عالم حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی زبان فیض ترجمان سے سنیے:۔

''اور ہاں دیکھو دیکھو اب اس جان ایماں کی سواری جانے والی ہے، پیوند لگی گدڑی پہنے ہیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر مبارک رکھا ہے اور دنیا والوں کو بتا رہے ہیں کہ دیکھنا نازک دلوں کی دلداری کرتے رہنا، ان کے دل نہ توڑنا...... دیکھنا بھولنا نہیں...... کرب کا عالم ہے، سواری جانے والی ہے، پہلو سے دل نکلے جاتے ہیں اور جسموں سے جانیں نکل پڑ رہی ہیں۔

(جان ایمان مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ، ص ۴۸)

حضرات اہل اللہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا آئینہ ہیں۔ ان کی عاجزی وانکساری اور تواضح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضح کا پرتو ہے...... انہی کاملین میں پیر و مرشد برحق قطبِ عالم حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (۱۸۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کی ذات گرامی ہے جن کی سیرت کا عظیم جوہر اخلاق واخلاص اور عاجزی وانکساری تھا۔ حضرت مفتی اعظم ایک معمولی مسند پر جلوہ افروز ہوتے تھے، کپڑے کی معمولی سفید ٹوپی زیبِ سر

ہوتی تھی، سادہ لباس زیبِ تن فرماتے، ایام ضعیفی میں صرف پاجامہ اور سفید ٹوپی استعمال فرماتے...... مکان شریف میں تشریف لاتے تو اہل خانہ کو سلام کرتے حالانکہ سب اہل خانہ حضرت مفتی اعظم سے چھوٹے تھے۔ حضرت مفتی اعظم نے بڑے بڑے عالیشان مکانات کی پیشکش کو رد فرمایا، عمر بھر کرایہ کے ایک خستہ مکان میں تشریف فرمارہے اور وہیں وصال فرمایا......

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی مکاتیب گرامی کے مطالعۂ ساطعہ سے ان بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہوئے اور ایک عارف کامل ہوتے ہوئے انداز تحریر نہایت درجہ عاجزانہ اور منکسرانہ تھا۔ نفس مضمون سے ہر ایک مکتوب الیہم بڑا نظر آتا ہے...... حضرت مفتی اعظم عالم ربانی تھے، ان پہ اللہ کا فضل تھا کہ ان کو غرورِ علم نہ تھا بلکہ آپ کی سیرت طیبہ اور مکتوبات گرامی کے مطالعہ سے کمال درجہ کی عاجزی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے......

پیش نظر مقالہ میں حضرت مفتی اعظم کے مکتوبات میں سے وہ اقتباسات لئے گئے ہیں جو تواضع اور انکساری سے متعلق ہیں ان ملفوظات کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوگی کہ عاجزی و انکساری کتنا عظیم جوہر ہے جو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کاملین کا ورثہ ہے......

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر عالم ہر کامل ہر شیخ اور ہر طالب کو عاجزی و انکساری کا وصف عطا فرمائے آمین!

۲۶ / رجب المرجب ۱۴۲۹ھ	احقر العباد
۳۰ / جولائی ۲۰۰۸ء بروز بدھ	جاوید اقبال مظہری مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مفتی اعظم کی تواضع اور انکساری

(۱)

اس حالات میں اعمال خیر کو جو درجات حاصل ہوتے ہیں وہ ہم جیسے فارغ لوگوں کو کہاں میسر، شکر ایزد تعالیٰ ہے، اس حالت میں فقیر کو بھی دعا میں یاد رکھیں، فقیر کے پاس ایسا کوئی عمل نہیں جو اس پاک درگاہ میں قبولیت سے سرفراز ہو وہ کریم اپنے کرم سے قبول فرمائے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔

(مکاتیب مظہری حصہ اول و دوم مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء، ص ۱۲۲)

(۲)

اسم ذات کا ذکر قلبی ہمیشہ جاری رکھیں اور کسی فقیر کا خیال کر کے مراقبہ بھی کریں (ایضاً، ص ۱۲۴)۱

(۳)

فقیر کے لئے دعا کرتے رہیں کہ تمہاری دعا امید ہے اس کریم کی بارگاہ میں قبول ہوگی، فقیر بحمدللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کی بدولت بخیریت ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۷)

نوٹ: یہ مکتوب گرامی اپنے محبّ خاص اور مرید جناب اختر حسین مرحوم کو تحریر فرمایا اور کمال عاجزی سے خود کو فقیر تحریر کرنے کے بجائے کسی فقیر کا لفظ استعمال فرمایا (مظہری)

(۴)

رضائے الٰہی پر رضا تمہارے اخلاص نامہ سے ظاہر ہوکر نہایت مسرت میسر آئی وہ تعالیٰ تمہیں اس پر قائم رکھے اور اپنے خزانے سے تمہیں ظاہر و باطن دولتیں نصیب فرمائے، کیا اچھا ہو کہ اس کریم کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے مجھ سے ملاقات کی تمنا تمہارے دل سے نکل جائے۔ (ایضاً، ص ۱۳۴)

(۵)

امام صاحب سے سلام عرض کردیں، میں اس قابل نہیں ہوں کہ کسی کے لئے تعویز لکھوں خصوصاً شریعت کے حکم کے خلاف۔ (ایضاً ص ۱۳۵)

(۶)

یہ چند روز تم کو دیئے گئے ہیں کہ آخرت کا سامان کرلیں ورنہ پھر سوائے افسوس کے اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، فقیر کے لئے بھی حسن عاقبت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ (ایضاً، ص ۱۳۶)

(۷)

آپ کی بیماری کی خبر کی تاب نہ لا سکا، کیا بتلاؤں کس درجہ قلق و اضطراب ہے، بہت تسکین دیتا ہوں لیکن دیکھ رہا ہوں کہ یہ اب بس کا نہیں رہا، بڑا فکر ہے کہ ان آخری ایام میں جب مخلوق کی جانب ایسی توجہ رہی تو انجام کی کیا کیفیت رہے گی، آپ کی دعا اس وقت مقرون اجابت ہے، دعا کریں کہ مولیٰ تعالیٰ ہماری آپ کی توجہ صرف اپنی طرف رکھے۔ (ایضاً، ص ۱۴۷)

(۸)

مولیٰ تعالیٰ تمہارا اور فقیر کا انجام بخیر کرے، نماز کی وقت کے ساتھ پابندی کا بھی خیال رکھیں بڑے حضرت علیہ الرحمہ (حضرت سید صادق علی شاہ) کے عرس کی خبر نہایت خوش کن ہوئی اس کے ساتھ حضرت جدامجد مولانا محمد مسعود شاہ صاحب کے لئے خصوصیت کے ساتھ ثواب ہدیہ کریں ان حضرات کی خوشنودی میری ہی خوشنودی ہے۔ (ایضاً، ص ۱۵۹)

(۹)

تمہارا خواب تمہارے حق میں بہت بہتر ہے لیکن اپنے حال پر افسوس ہوتا ہے کہ اب بھی کھانے کی پڑی ہے، اور پھر یوں فرمائش کی جاتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے سوا کسی کی طرف توجہ نہ رکھے لیکن یہ بھی غنیمت ہے کہ دودھ طلب کیا۔[1] (ایضاً، ص ۱۶۰)

(۱۰)

اس علالت کے ساتھ کیوں کر سایہ قائم رہے گا۔ اب تو حسن عاقبت کے لئے دعا کریں تا کہ آخرت میں یک جا رہیں ہمیشہ ہمیشہ فراق کا دغدغہ نہ رہے، بہشت میں عیش کریں، طبیعت نہ لگنے کا کھٹکا بھی نہ رہے کہ ہر وقت اس تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ رہیں۔ (ایضاً، ص ۱۶۸)

نوٹ: پیر و مرشد برحق حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ عارف کامل اور فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، وہ مقرب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تھے، ان کے مرید صادق نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرشد کریم ان سے دودھ طلب فرمارہے ہیں...... سبحان اللہ، سبحان اللہ حضرت مرشد کریم نے وہ چیز (دودھ) طلب فرمایا جو ان کے آقا و مولیٰ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھا اس طرح حضرت مرشد کریم کا دودھ طلب فرمانا دراصل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت کی دلیل ہے۔ (مظہری)

(۱۱)

آپ کا خواب نہایت مبارک ہے ظاہر تعبیر تو یہی ہے کہ مجھ ناکارہ سے آپ کو فائدہ پہنچے لیکن بظاہر یہ قابلیت نظر نہیں آتی وہ تعالیٰ شانہ محض اپنے کرم سے اس ناپاک کے پردے میں اپنے کرم کا ظہور فرمائے تو کچھ تعجب بھی نہیں، بڑی چیز ہمیشہ توجہ الی اللہ ہے، ریاضات اور عبادات اس کے لیے معین ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۷۲)

(۱۲)

اگرچہ فقیر دعا کے قابل نہیں کہ اس سیاکاری کے باوجود مقدس بارگاہ میں التجا کے لئے حاضری بڑی بے حیائی ہے، لیکن اس فرمان اذعان پر عمل نہ کرنا بھی ان کی جناب میں بے ادبی کے مترادف ہے۔ اس لئے میں وہی دعا کرتا ہوں جو اپنے لئے مناسب خیال کرتا ہوں کہ وہ واحد یکتا ذات محبت کے علاقے کے ماسوا تمام علائق مضمحل کردے اور ہم اس کو تو کیا پہچان سکتے ہیں کہ اس کے حبیب لبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی ادنیٰ معرفت کی لیاقت ہمیں اپنے ہی پہچان کی توفیق عطا فرمادے کہ من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ (ایضاً، ص ۱۷۳)

(۱۳)

جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں اس دورافتادہ کو بھی دعا میں یاد کرلیا کریں کہ یہ بھی حقیقت میں اپنے ہی لئے دعا کریں۔ (ایضاً، ص ۱۷۴)

(۱۴)

عاقل وہی شخص ہے جو اپنے آخر کے لئے سامان اکٹھا کرے پس میرے عزیز آپ کو اس کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے، میرے لئے ''کارلائقہ'' یہی ہیں

کہ تمارے صدقے میں مجھے بھی آسائش مل جائے اور اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے اعمال محبوبہ میں لگائے۔ (ایضاً، ص ۱۷۶)

(۱۵)

یہ خط تمہاری محبت کا مرقعہ ہے اللھم زد فزد...... گھر کے متعلق آپ نے پہلے ہی فرمادیا تھا لیکن بعض وجوہ سے گھر نہیں چاہتا۔ میرے لئے کوٹھری کافی ہے۔ (ایضاً، ص ۱۷۸)

(۱۶)

مولیٰ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف متوجہ رکھے، یہ بڑی دولت ہے، اپنے تئیں عاجز خیال کرنا قوت لاریبی میسر آنے کا نہایت عمدہ ذریعہ ہے، بے شک تمہیں ہر آن ترقی میسر آنے والی ہے، فقیر تمہارے لئے دُعا کرتا ہے وہ تعالیٰ تمہیں اپنے محبوبوں میں داخل فرمائے اور تمہیں فقیر ناکارہ کا وسیلہ گردانے۔ (ایضاً، ص ۱۹۰)

(۱۷)

میرے عزیز اس بارگاہ لاوَبالی میں جو حیثیت تمہاری ہے وہی حیثیت فقیر کی ہے ہم دونوں اس کے یکساں محتاج ہیں افسوس یہ ہے کہ ہمیں مانگنا نہیں آتا، تمام وسواس سے پاک ہوکر اگر ہم طلب کریں تو وہاں نہ کچھ کمی ہے اور نہ اس ذات مقدسہ کی بارگاہ میں بخل کی رسائی۔ (ایضاً، ص ۱۹۷)

(۱۸)

تمہاری یہ خدمت کیا کم ہے کہ اپنی دعا میں مجھے یاد رکھتے ہو۔ (ایضاً، ص ۲۰۵)

(۱۹)

یہ سب بزرگوں کا صدقہ ہے ورنہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی مجھے اپنے سے یقیناً بہتر نظر آتا ہے اس میں کچھ تصنع کا دخل نہیں۔ (ایضاً،ص ۲۲۵)

(۲۰)

مولیٰ تعالیٰ کی توجہ خاص رکھیں کہ یہی شے میرے لئے بھی زیادہ محبت کا باعث ہے؟ ہاں تمہاری محبت کہ محض مولیٰ تعالیٰ کے لئے ہے ضرور تمہارے ترقی درجات کا باعث ہوگی اور امید کرتا ہوں کہ یہی وسیلہ میری نجات کے لئے ہوجائے اور رحمت مولیٰ متوجہ ہوجائے۔ (ایضاً،ص ۲۲۷)

(۲۱)

جو لوگ میری تعریف کرتے ہیں، یہ ان کا حسن ظن ہے میں اپنے اعمال سے خوب واقف ہوں اس لئے مجھ سے اپنی تعریف نہیں ہوسکتی، ہاں دعا کرو کہ مولیٰ تعالیٰ اچھے کام کرائے اور اس ہی پر خاتمہ ہوجائے تاکہ تعریف کرنے والے لوگ بھی اپنے قول میں سچے ہوجائیں۔ (ایضاً،ص ۲۲۸)

(۲۲)

تمہارے دادا پیر حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بڑی مشکل کشائی فرماتے ہیں، ان کی طرف خاص توجہ رکھیں، یہ ناکارہ تو محض واسطہ ہے ان سے جس قدر محبت پیدا کرینگے ترقی کا باعث ہوگا۔ (ایضاً،ص ۲۲۹)

(۲۳)

مولیٰ تعالیٰ ہمیشہ تمہیں خوش رکھے اور تمہاری بدولت فقیر کو بھی علیین میں جگہ دے اگرچہ اس قابل ہرگز ہرگز نہیں مگر اس کریم سے کچھ دور بھی نہیں۔ (ایضاً، ص ۲۳۰)

(۲۴)

میاں وغیرہ سے کہہ دیں کہ اس طرف سے تمہیں اجازت ہے جس کے چاہو مرید ہو جاؤ، فقیر تو یقیناً محض نا اہل ہے، لیکن فقیر کے واسطے سے جس ذات والا صفات کا تمہارے ہاتھ میں دامن آ گیا اس کا ہاتھ سے نکل جانا، تمہارے لئے بُرا ہو گا۔ (ایضاً، ص ۲۳۲)

(۲۵)

فقیر کے متعلق جو کچھ تحریر کیا وہ محض تمہارا حسن ظن ہے ورنہ حقیقت سے بہت دور ہے، ہاں تمہارے لئے اتنا ضرور ہے کہ اپنے خیال میں، دوسرے اشیاخ سے بہتر سمجھو اگرچہ حقیقت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (ایضاً، ص ۲۳۳)

(۲۶)

تمہارا خط میری تعریف سے بھرا ہوا تھا اور میں بدترین مخلوق ہوں، تمہارے خیالات سے مولیٰ تعالیٰ مجھ کو اس لائق کر دے کہ میں تمہارے طفیل جنت دیکھ لوں، اس کی تم سے دعا کی آرزو ہے اور بس۔ (ایضاً، ص ۲۳۴)

(۲۷)

استغفار کی کثرت کریں اور جہاں تک ہو انکسار کو اپنا وطیرہ کریں اور لاحول کی ایک تسبیح صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ (ایضاً، ص ۲۳۴)

(۲۸)

مجھے تعجب ہے کہ آپ نے اخباری خبروں پر کیسے یقین کرلیا، رسالہ آستانہ (دہلی) کے مالک صاحب کا یہ محض میری طرف سے حسن ظن ہے ورنہ مجھ میں یہ کہاں قابلیت لیکن اگر آپ کا کسی طرح بھی فقیر سے دل نہ پھر سکے تو میرے ایک عزیز مولانا الحاج قاری حفیظ الرحمٰن صاحب وہاں موجود ہیں چلے جایئے وہ اپنے ہاتھ پر آپ سے میری بیعت حاصل کرینگے۔ (ایضاً،ص ۲۵۰)

(۲۹)

تمہارے والد صاحب کا خط بھی موصول ہوگیا، ان کو نہایت خلوص کے ساتھ میرے طرف سے سلام پہنچائیں مولیٰ تعالیٰ ان کے ارادے میں انہیں کامیاب فرمائے...... حقیقت یہ ہے کہ اس دیار پاک کی طرف ان کا ذوق شوق قابل غبطہ ہے، مجھ جیسا ناکارہ شخص اس قابل کہاں کہ اس بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوسکے ایک مرتبہ اپنے کرم سے نوازا تو اس ہی کی اس نابکار نے کیا قدر کی...... لیکن ہاں ان کے کرم سے بعید نہیں کہ وہ اپنے آستانہ کی جبہ سائی کا پھر موقع عطا فرمائے اور اپنے ہی قدموں میں کام تمام فرمادیں۔ (ایضاً،ص ۲۶۰)

(۳۰)

میری نسبت جو کچھ تم نے تحریر کیا ہے وہ تمہاری خوش اعتقادی کا مظہر ہے، ورنہ حقیقت سے بالکل عاری ہے کہ جس قدر میں اپنی حقیقت سے واقف ہوں سوائے مولیٰ تعالیٰ کے کون جان سکتا ہے۔ (ایضاً،ص ۲۶۱)

(۳۱)

اور تمہارے صدقے اس ناکارہ کو مستحق جنت کرے۔ (ایضاً،ص ۱۵۵)

(۳۲)

تمہاری والدہ ماجدہ کو اب کلمہ شریف کی کافی مہارت ہوگئی ہے اگر اس فقیر کے لئے پڑھ دیں تو بڑا کرم ہو۔(ایضاً،ص ۳۲۵)

(۳۳)

بس ایک دعا ہے کہ وہ کریم تم کو اور ہم کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے اور دارین میں عافیت سے رکھے اور اپنے ذکر میں مشغول رکھے، چند سانس ہیں اس میں جو آخرت کے لئے ہوجائے وہ غنیمت ہے۔(ایضاً،ص ۳۲۸)

(۳۴)

میں کیا بتلاؤں کہ میری طرف سے اس سرکار میں آپ کیا عرض کریں، آپ تو کچھ عرض کر بھی دیں گے میری زبان نے تو بوقت حضوری یاری دی نہ اب دیتی ہے۔(ایضاً،ص ۳۳۴)

(۳۵)

اول تو آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی اور ہوئی ہی ہو تو میں نے معاف کی امید ہے کہ تم بھی میری غلطیاں معاف کروگے، میں جو لکھنا چاہتا ہوں، لکھا نہیں جاتا، جب لکھنے کا خیال کرتا ہوں گریہ دامن گیر ہوجاتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ سب سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کیا لکھنا چاہتا ہوں اور کیا تم سے تمنا رکھتا ہوں یعنی ہر مقام پر دعا کی۔(ایضاً،ص ۳۳۶)

(۳۶)

پاسپورٹ مل جانے پر شکر ادا کیا اب ویزے کے لئے دعا ہے کہ زندگی میں تمہاری زیارت میسر آجائے، اگر ممکن ہو تو عزیزہ بھی اگر ساتھ ہو تو زیادہ بہتر ہو کہ

ننھے میاں کے دیکھنے کو دل چاہتا ہے، گو مخلوق کی طرف سے اب التفات قلب نہیں پاتا لیکن بایں ہمہ جب عزیز یاد آجاتا ہے تو اس کی ملاقات کی دل میں خواہش پاتا ہے، حسن خاتمہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۳۳۹)

(۳۷)

فقیر اس قابل کہاں کہ تمہاری زیارت کر سکے، حسن عاقبت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۳۷۴)

(۳۸)

میری محبت تمہاری ہی محبت کا پرتو ہے ورنہ میں ایک گیلی مٹی ہوں ۔ (ایضاً، ص ۴۱۲)

(۳۹)

تمہارا محبت نامہ تو ذوق و شوق اور محبت و اخلاص کا گنجیہ ہوتا ہے جس کا جواب مجھ ضعیف سے نہایت دشوار ہے، حسن خاتمہ کیلئے دعا کرتے رہیں۔ (ایضاً، ص ۴۱۳)

(۴۰)

اس مقارفت پر رنج نہ کریں کہ یہ بھی اس ہی کی عطا ہے کیا تعجب ہے کہ اس میں ہمارے تمہارے لئے بہتری ہو۔ پس ہمیں ہر حال میں اس کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور تمام تر محبت کا رخ ایک ہی ذات کی طرف رکھنا چاہیے۔ (ایضاً، ص ۴۲۰)

(۴۱)

اور اپنے لئے تو دعا ہے کہ تم لوگوں کے صدقے مولیٰ تعالیٰ میری نجات ہی فرما دے تو بڑی کامیابی میسر آ گئی اعلیٰ درجات کے قابل تو میں کہاں ہوں؟ (ایضاً، ص ۴۲۴)